ٹیلیفون نمبر ۱۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی
یوم پنجشنبہ
قیمت ایک آنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰- ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے :۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا کثیر حصہ واپس جا چکا ہے۔ کل دار الفضل کے لنگر خانہ کو بند کر دیا گیا تھا۔ اور آج صبح دار العلوم کا لنگر خانہ بند کر دیا گیا ہے :۔

آج عصر کے وقت سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے (سابق مہر سنگھ) نے اپنی لڑکی امۃ الحفیظ بیگم کے رخصتانہ پر اور بعد نماز مغرب بابو محمد حسین صاحب نے اپنے لڑکے رشید احمد کی دعوتِ ولیمہ پر بعض احباب کو مدعو کیا :۔

جلد ۳۰ | یکم ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۱۳- ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ ھ | یکم ماہ جنوری ۱۹۴۲ ء | نمبر ۱

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی افتتاحی تقریر

جلسہ سالانہ ۱۳۲۰ ہش ۱۹۴۱ء کے موقعہ پر

احباب اپنی نیتوں کو درست کر کے خدا تعالےٰ کے حضور جھک جائیں

۲۶ دسمبر ساڑھے نو بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی سٹیج پر تشریف آوری پر تمام مجمع نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ اور اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ کرسی پر رونق افروز ہوتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دوست تشریف رکھیں۔ اس کے بعد صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی اے نے تلاوت قرآن کریم کی اور حضور نے حسب ذیل افتتاحی تقریر فرمائی :۔

ہم آج یہاں ظاہر ہیں

اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے

جمع ہوئے ہیں۔ ہم سب کی ظاہری شکل یہی ہے میری بھی اور آپ کی بھی۔ یعنی آپ میں سے ہر فرد کی۔ مگر اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ ہر شخص کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ شائد ہم اس کیفیت کو خود بھی نہ سمجھتے ہوں۔ یا شائد بعض ہم میں سے اپنے دل کی قوت اور کمزوری کو ایک حد تک جانتے ہوں۔

پس ہمارے لئے

نہایت ہی خوف اور ڈر کا مقام

ہے۔ کہ اگر آج ہم لوگ اس جگہ لوگوں کو دکھانے کے لئے نہ کہ خدا تعالےٰ کی خاطر اور اس کے دین کی خاطر جمع ہوئے ہیں۔ اور ہمارے دل اس قسم کے جذبات سے خالی ہیں۔ تو ہم خدا تعالےٰ کو بھی دھوکہ دینے والے ہیں اور اس کے بندوں کو بھی۔ اسی طرح اگر

ہمارے واعظ

اس لئے یہاں آئے ہیں۔ کہ لوگوں پر اپنی لسانی کا رُعب ڈالیں۔ اور ان پر اپنے علم کا اظہار کریں۔ اور اگر

سامعین

اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ ان کے متعلق سمجھا جائے۔ کہ وہ جماعت کے مخلص فرد ہیں۔ یا اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ اچھی تقریروں کے سننے کا انہیں چسکہ پڑا ہوا ہے۔ تو واعظ بھی یہاں سے گھاٹے میں جائے گا۔ اور سامع بھی گھاٹے میں رہے گا۔ لیکن میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آپ سے اس قسم کی غلطی ہو گئی ہے۔ تو اب بھی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ہر اچھا کام

بسم اللہ

سے شروع کرنا چاہیئے۔ یعنی کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کر کے صرف خدا تعالےٰ کے لئے ہی کر لینی چاہیئے۔ پھر فرماتے ہیں۔ اگر کوئی بھول جائے۔ مثلاً کھانا کھانے لگا ہے۔ اس وقت بسم اللہ کہنا بھول جائے مگر کھانا کھاتے ہوئے یاد آ جائے۔ تو اس وقت نیت کر کے کہے۔ بسم اللہ اولہ و آخرہ۔ یعنی پہلے میں بھول گیا تھا۔ ایک بسم اللہ تو بھولنے کی کہتا ہوں۔ اور دوسری اس کام کے متعلق جو کر رہا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ

دوہری بسم اللہ

کہے۔ پس ہمارے رب نے ہمارے لئے نیت کی درستی اور اصلاح کا موقعہ رکھ دیا ہے۔ اور جب تک انسان مر نہیں جاتا۔ ہر مقام سے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ شیطان کے دوش بدوش کھڑا ہو گیا ہو۔ اور وہاں سے لوٹنا چاہے۔ تو بھی لوٹ سکتا ہے :۔

پس میں تمام دوستوں کو جو یہاں جمع ہوئے ہیں۔ خواہ وہ واعظ ہوں۔ یا سامع نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی نیتوں کو درست کر کے

خدا تعالےٰ کے آگے جھک جائیں

اور نہایت ہی دردمند دل کے ساتھ عرض کریں کہ اے ہمارے رب ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اگر پہلے نہیں۔ تو اب اپنی نیت کو درست کر کے اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ تا تیرا نام دُنیا میں بلند ہو۔ تیری عظمت اور جلال دُنیا میں ظاہر ہو۔ تیرا دین دُنیا میں پھیلے۔ تیری حقانیت باطل پر غالب آئے۔ تیرے بھیجے ہوئے سردار انبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت دُنیا میں ظاہر ہو۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت دنیا میں پھیلے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن اور احادیث کی جو تشریح و تفصیل بیان فرمائی ہے۔ لوگ اسے سمجھیں۔ اس پر ایمان لائیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ تا اے ہمارے رب تیرے بھولے بھٹکے بندوں کو ہم تیرے آستانہ پر لا سکیں۔ سب سے پہلے اپنے نفس کو۔ پھر اپنے اہل و عیال کو۔ پھر دوستوں کو۔ پھر ساری دُنیا کے لوگوں کو جو صرف نام کے بندے ہیں۔ تیرے

حقیقی بندے

بنا سکیں۔ جن کے دل سیاہ ہیں۔ ان کے دل سفید کر دے۔ تا کہ قیامت کے روز ان کے چہرے کالے نہ ہوں۔ بلکہ بے عیب اور روشن ہوں۔ تو ہم سے خوش ہو جائے۔ کہ ہم تیرے گمراہ بندوں کو تیرے آستانہ پر لائے۔ اور ہم تجھ سے خوش ہوں۔ کہ تو ہم سے راضی ہو گیا

پس اب بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے۔ اب بھی اس نیت سے اپنے تمام کاموں کو

زیادہ سے زیادہ مُبارک

اور مفید بنا سکتے ہیں :۔

میں اس مختصر تمہید کے بعد دُعا کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے جلسہ کا ضروری پروگرام بھی وقت پر ختم کرنا ہے اور جمعہ بھی وقت پر ادا کرنا ہے۔ میں دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے ساتھ مل کر اسی طرح جس طرح میں نے ابھی کہا ہے۔ دُعا کریں بے شک اپنے لئے بھی دُعا کریں۔ مگر دین کی اشاعت اور غلبہ کے لئے ضرور دُعا کریں۔ تا اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہو۔ اور تا یہ نیا اجتماع ہمارے لئے نئے علوم نئی امنگیں۔ نئی کامیابیاں اور خدا تعالےٰ کی رضا میں لانے کا موجب ہو :۔

اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دُعا فرمائی۔ اور پھر واپس تشریف لے گئے :۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

قبض اور بسط

۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تقریر شروع فرمانے سے قبل حضور کا حسب ذیل تازہ کلام ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا:

زخم دل جو ہو چکا تھا مدتوں سے مندمل
پھر ہرا ہونے کو ہے وہ پھر ہرا ہونے کو ہے

پھر مرے سر میں لگے اٹھنے خیالاتِ جنوں
فتنۂ محشر مرے دل میں بپا ہونے کو ہے

پھر مری شامت کہیں لے جا رہی ہے کھینچکر
کیا کوئی پھر مائل جور و جفا ہونے کو ہے

پھر کسی کی تیغِ ابرو اٹھ رہی ہے بار بار
پھر مرا گھر موردِ کرب و بلا ہونے کو ہے

پھر بہا جاتا ہے آنکھوں سے مری اک سیلِ اشک
پھر مرے سینہ میں اک طوفاں بپا ہونے کو ہے

پھر چھٹا جاتا ہے ہاتھوں سے مرے دامانِ صبر
نالہ و آہ و فغاں کا باب وا ہونے کو ہے

عمر گزرے گی مری کیا یوں ہی انکی یاد میں
کیا نہ رکھیں گے قدم وہ اس دلِ ناشاد میں

ایام جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی جماعتوں سے ملاقات کے اوقات

۲۶ فتح ۱۳۲۰ ہش سے ۳۰ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر مصروفیتوں کے علاوہ کئی ہزار انسانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ذیل میں حضور سے جماعتوں کے اوقات ملاقات درج کئے جاتے ہیں

تاریخ	وقت	سے	تک	مدت
۲۶ فتح ۱۳۲۰ ہش	صبح	۸-۱۵ سے	۹-۰۰ تک	۴۵ منٹ — ۰ گھنٹے
" " "	بعد دوپہر	۳-۳۵ "	۴-۱۰ "	۰-۳۵
" " "	شب	۸-۴۵ "	۱۱-۲۷ "	۲-۴۲ "
۲۷ " "	صبح	۸-۲۷ "	۹-۱۵ "	۰-۴۸
" " "	شب	۹-۵۵ "	۱۱-۵۵ "	۲-۰ "
۲۸ " " "	صبح	۸-۳۸ "	۹-۲۱ "	۰-۴۳
" " " "	"	۱۰-۲۰ "	۱۰-۳۵ "	۰-۱۵
" " "	شب	۹-۴۰ "	۱۲-۰ "	۲-۲۰ "
۲۹ " "	صبح	۱۱-۴۱ "	۱-۵۶ "	۲-۱۵ "
" " "	بعد دوپہر	۴-۵۲ "	۵-۴۵ "	۰-۵۳
۳۰ " "	صبح	۱۰-۲۷ "	۱۱-۴۲ "	۱-۱۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریریں

جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء کے دوران میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال دیگر مصروفیات کے علاوہ ایام جلسہ سالانہ میں حسب ذیل تقریریں فرمائیں۔

(۱) افتتاحی تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء
(۲) خطبہ جمعہ " "
(۳) خواتین کے جلسہ میں تقریر ۲۷ "
(۴) مردانہ جلسہ میں تقریر مسلسل چار گھنٹے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء
(۵) " " " " " ۵ " ۲۸ "
(۶) خطبہ عید الاضحیہ ۲۹ "

دوسری اہم مصروفیات کے علاوہ ہزاروں کے مجمع میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ کئی پُر معارف تقریریں اس بات کا زندہ ثبوت ہیں۔ کہ آپ کے ساتھ روح القدس کی تائید ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور آپ کو اپنے مقاصد عظیمہ میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اللھم آمین

جلسہ سالانہ پر بیعت کرنیوالوں کی تعداد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء کے موقعہ پر جن اصحاب کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ان کی تعداد آج ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء تک ۱۳۶ ہے۔ اللھم زدفزد۔ بیعت کرنے والی خواتین کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ جس کا اعلان پھر کیا جائے گا۔

قادیان میں عید الاضحیہ کی نہایت شاندار تقریب سعید

۲۹ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار مسجد نور میں تشریف لے آئے۔ اور چند منٹ صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے انتظار کرنے کے بعد نماز عید پڑھائی۔ اور پھر جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مجمع نے نہایت مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور نے کھڑے ہوتے ہی بلند آواز سے عید کی تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد دو دفعہ پڑھی پھر تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ کوثر کی تلاوت فرمائی۔ اور اس کی نہایت ہی لطیف تشریح فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائے دعوے کی حالت اور جماعت احمدیہ کی موجودہ کثرت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش فرمایا۔ خطبہ کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ احباب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گو بہت سے مہمان جلسہ کے ختم ہونے کے معاً بعد واپس تشریف لے گئے تھے۔ تاہم ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ چنانچہ جب حضور خطبہ عید پڑھنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ تو قریباً تمام جلسہ گاہ بھرا ہوا تھا۔ خطبہ کے بعد وسیع میدان میں اتنے عظیم الشان ہجوم کا ایک دوسرے کے گلے مل تکبیریں کہنا اور مصافحے کرنا عجیب دلکش نظارہ پیش کر رہا تھا۔ خواتین نے عید کی نماز زنانہ جلسہ گاہ میں پڑھی۔ اور اسی جگہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خطبہ سنا۔

خطبہ کے بعد حضور پیدل واپس تشریف لائے۔ اور خدام نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ عید گاہ میں بھی نماز عید ہوئی جو مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ نے قریباً اڑھائی سو مقامی احمدی احباب کو پڑھائی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحیہ کی تقریب سعید نہایت ہی عمدگی اور اسلامی شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ ۱۳۲۰ ہش (۱۹۴۱ء) کی مختصر روئداد

اہم مذہبی مسائل پر علمائے جماعت احمدیہ کی تقریریں

۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کا پہلا اجلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی افتتاحی تقریر کے بعد پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی شروع ہوا:-

جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کی تقریر

اس اجلاس میں سب سے پہلی تقریر جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے خدا تعالےٰ کی صفت تکلم اور اس کے متواتر جاری رہنے کی ضرورت اور اس کے فوائد پر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے دُنیا پر جو ہولناک تباہی و بربادی آئی ہے۔ اس کی وجہ سے یورپ میں ایک عام مایوسی پھیل گئی ہے اور لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے ان کو چھوڑا نہیں۔ بلکہ اپنا وُہ جلال دُنیا پر ظاہر کر رہا ہے جس کی اطلاع اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنا کلام نازل کر کے آج سے بہت عرصہ قبل دے دی تھی۔ اور آج جو واقعات پیش آرہے ہیں۔ وُہ بتا دیئے تھے۔

آپ نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ پر ایمان خدا کے کلام کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر کبھی خدا تعالےٰ کا کلام نازل نہ ہو۔ تو دُنیا سے ایمان بالکل اُٹھ جائے۔ پہلے زمانوں میں بھی خدا تعالےٰ کے کلام سے ہی ایمان پیدا ہوا۔ اور اب بھی اسی طرح ہو سکتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنا کلام نازل کیا۔ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ کا کلام سننے والے ہُوئے۔ اور لوگوں نے ان کو قبول کیا۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ کسی خاص زمانہ تک اور خاص قوم تک خدا کا کلام محدود ہو گیا۔ سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس زمانہ میں گاندھی جی یہ تو مانتے ہیں۔ کہ خدا اپنا کلام بندوں کو ہر زمانہ میں سناتا ہے۔ مگر یہ نہیں مانتے۔ کہ خدا تعالےٰ الفاظ نازل کرتا ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ مضمون دل میں ڈال دیتا ہے۔ اس طرح کا بھی کلام ہوتا ہے مگر شکوک کو کچلنے کے لئے یہ کافی نہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ معین الفاظ میں کلام کرتا ہے:-

جناب قاضی صاحب نے معین الفاظ میں خدا تعالےٰ کا کلام نازل ہونے کی حکمتیں نہایت احسن طور پر بیان فرمائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پیش کئے۔ موجودہ زمانہ میں کلام الہٰی کے نازل ہونے کی ضرورت ثابت کی۔ اور پھر فلسفیوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب دیئے:-

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی تقریر

جناب قاضی صاحب کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ذکر حبیبؑ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کے واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح ہر موقعہ پر دُعاؤں پر زور دیتے۔ اور آپ کے دُعا کرنے کا کیا طریق تھا۔ آپ کسی کی درخواست پر مجلس میں ہاتھ اُٹھا کر بھی دُعا کر دیا کرتے تھے۔ مگر عام طور پر نمازوں میں دُعائیں کرتے تھے۔ اور خاص دُعاؤں کے لئے خاص موقعہ کے انتظار میں رہتے تھے۔ ہر دُعا میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھتے۔ دُعاؤں میں اپنے خدام کو بھی یاد فرما لیا کرتے۔ دوسروں کو بھی دُعا کرنے کا ارشاد فرمایا کرتے۔ ۱۸۹۷ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو لاہور میں رہتے تھے۔ بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنوں ملتان کے سفر پر تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ لاہور میں حضورؑ کو دوسری گاڑی کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا۔ اس وقت حضورؑ مفتی صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لانے لگے۔ تو فرمایا۔ مفتی صاحب آپ بیمار ہیں بیمار کی بھی دُعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ہمارے کام میں کامیابی کے لئے دُعا کریں:-

آخر میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام کاروبار کا انحصار دُعا پر ہی تھا۔ آپ خود بھی دُعائیں کرتے۔ اور احباب کو بھی تاکید فرماتے۔ یہ تقریر نہایت توجہ اور محویت سے سُنی گئی:-

مولوی محمد علی صاحب کے خلاف قرارداد

حضرت مولوی صاحب کے بعد جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ بی۔اے۔ ایل۔ ایل بی گجرات نے قرآن کریم کی فضیلت دیگر کتب سماویہ کے مقابلہ میں کے موضوع پر تقریر کی۔ مگر اس سے قبل آپ نے مختصر سی تقریر کے ساتھ حسب ذیل قرارداد پیش کی:-

یہ جلسہ باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کرتا ہے:- مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا مطالبہ کہ ان کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کرنے کی اجازت دی جائے حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا جائے۔ بیرونی جماعتوں میں سے کوئی بھی ان کا لیکچر سُننا نہیں چاہتی۔ چونکہ انہوں نے ہمارے مقدس اور جان سے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت قادیان دارالامان کی جس کو تمام جماعتیں سب سے بہتر و افضل جماعت یقین کرتی ہیں۔ سخت ہتک کی ہے۔ اس لئے وُہ ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ ان کو اس سٹیج پر بولنے کی اجازت دی جائے۔ ہم میں سے کوئی شخص بھی ان کی بات سننے کے لئے طیار نہیں:-

یہ قرارداد پیش ہونے پر کئی ہزار کے مجمع نے اس کی پرزور تائید کی۔ اور متفقہ طور پر پاس کی گئی:-

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تقریر

جناب ملک صاحب نے تقریر شروع کرتے ہُوئے پہلے ویدوں کے غیر محفوظ ہونے اور ان میں تغیر و تبدل ہوتے رہنے کا پھر بائبل کو اسی قسم کے حالات پیش آنے کا مفصل ذکر کیا جس میں ان کتابوں کو سماوی ماننے والوں کے مستند بیانات اور ان کتب کے حوالہ جات پیش کئے۔ اور پھر قرآن کریم کے لفظاً بلفظ محفوظ ہونے اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی حفاظت کے سامان کئے جانے کا ثبوت دیا۔ آپ نے فرمایا:-

قرآن کریم میں ایک ذرہ بھی تبدیلی نہیں کی گئی حتیٰ کہ کتابت میں جس طرح پہلی دفعہ کوئی لفظ لکھا گیا۔ آج تک اسی طرح لکھا جاتا ہے۔ یہ لفظی حفاظت ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کی معنوی حفاظت بھی کی۔ ہر صدی میں مجدد بھیجے اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے ان باتوں کو رد کیا۔ جو غلط طور پر قرآن کریم کی طرف منسوب ہونے لگی تھیں۔ پھر آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کی جس کے دل میں قرآن کریم کی محبت ہے۔ اور جو ساری دُنیا میں قرآن کریم کو پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے قدرت ثانی کو جاری کیا اور حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ جیسے عاشق قرآن کو جماعت احمدیہ کا رہنما بنایا۔ اور آپ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھڑا کیا۔ آپ کے زمانہ مبارک میں اکناف عالم تک قرآن کریم کی تعلیم پھیل رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو قرآن کریم کے علوم اور معارف سے اس قدر بہرہ ور فرمایا ہے کہ آپ نے کئی بار دُنیا کو چیلنج دیا۔ کہ قرآن کریم پر کوئی اعتراض کرے اس کا جواب دیا جائے گا۔ اور اعتراض کو غلط ثابت کیا جائیگا۔ مگر آجتک کوئی بالمقابل نہیں آسکا۔

جناب ملک صاحب کی تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا اور نماز جمعہ و عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھائیں۔

دُوسرا اجلاس

دُوسرا اجلاس اڑھائی بجے زیر صدارت خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج شروع ہُوا جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہندو قوم کے نام پر تقریر فرمائی۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے کی تقریر

آپ نے فرمایا۔ میرے مضمون کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندو و مسلمان ہندوستان میں مل جل کر رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں۔ اور اسلام میں ہمسایہ کی بہت قدر بتائی گئی ہے۔ پھر ہندو بہت زیادہ ہیں۔ اور مسلمان تھوڑے۔ مسلمان ہندوؤں میں اس طرح گھرے ہوئے ہیں جس طرح کشتی سمندر میں بہتی جا رہی ہو:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو پیغام میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وُہ ہندو صاحبان کے لئے اس لحاظ سے نہایت غور کے قابل ہے۔ کہ ایک اتنے بڑے انسان کی طرف سے وُہ پیغام ہے جس کا دعوےٰ ہے کہ خدا نے دُنیا کی اصلاح کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ اور یہ اس انسان کی آخری تحریر ہے اس کی ہمارے ہندو بھائیوں کو خاص طور پر قدر کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل مسلمان جہاد کا یہ مطلب سمجھتے تھے۔ کہ غیر مسلموں کو لوٹنا مارنا۔ ان کے بیوی بچوں کو چھین لینا جہاد ہے۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور کے ساتھ اسے رد کیا۔ اور اسے اسلام کی تعلیم کے خلاف ثابت کیا۔ اس طرح ہندو و مسلمان کے درمیان جو ایک بہت بڑا کانٹا تھا اسے دور کر کے دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دونوں قوموں پر بہت بڑا احسان ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس کی قدر نہیں کی گئی۔ دوسرا احسان آپ کا یہ ہے۔ کہ آپ نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی تعلیم دی۔ ہندو صاحبان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو صلح کا پیغام دیا۔ اس کی بنیاد آپ نے اس بات پر رکھی۔ کہ خدا تعالےٰ رب العالمین ہے۔ اس نے تمام دنیا میں اپنے نبی بھیجے۔ اور ہندوؤں میں بھی بھیجے۔ ہم ان کے رشیوں کو سچا مانتے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا تسلیم کریں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو ہم ان کی خاطر گائے کا گوشت کھانا ترک کر دینگے

جناب چودہری صاحب نے "پیغام صلح" کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک خاص بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں صلح مذہبی رنگ میں ہونی چاہیئے۔ سیاسی معاملات پر اس کی بنیاد نہیں رکھنی چاہیئے۔ ورنہ جوں جوں ہندوستانیوں کو سیاسی حقوق ملتے جائیں گے۔ ان میں رنجش اور دشمنی بڑھتی جائیگی چونکہ ابھی تک ہندو مسلمانوں نے آپ کے پیغام کو نہیں سنا۔ اور سیاسی رنگ میں صلح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ناچاقی بڑھتی جا رہی ہے۔

جناب چودہری صاحب کے بعد پروگرام کے مطابق مولوی محمد یار صاحب عارف نے تقریر کرنی تھی۔ مگر چونکہ وہ بیمار ہو گئے۔ اس لئے ان کی بجائے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ نے "ظہور مہدی علیہ السلام کی علامات اور ان کا پورا ہونا" کے موضوع پر تقریر کی۔

مولوی عبد الغفور صاحب کی تقریر

آپ نے دیگر مذاہب کی تحریروں کے حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ وہ بڑی بے تابی کے ساتھ کسی مصلح کی آمد کے انتظار میں ہیں۔ اور یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کی کتب میں جس مصلح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کے زمانہ کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی اپنی تحریروں اور تقریروں میں چلا چلا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ انہیں اب آ جانا چاہیئے۔ غرض تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ مگر سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زمانہ میں مصلح موعود ہونے کا کسی نے دعوےٰ نہیں کیا۔ اور آپ نے نہ صرف دعوےٰ کیا۔ بلکہ دلائل اور نشانات کے ساتھ اسے ثابت بھی کر دیا ہے۔

مولوی صاحب نے بڑے جوش کے ساتھ تقریر کی۔ حاضرین نے بعض مواقع پر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

مولوی صاحب کے بعد جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسئلہ ختم نبوت پر تقریر فرمائی

مولوی غلام رسول صاحب کی تقریر

آپ نے آیت خاتم النبیین کی نہایت عالمانہ تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ خاتم النبیین کے الفاظ محل مدح میں آئے ہیں۔ اور ان کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔

آپ نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت کا معیار بلند کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی آپ نے بنی اسرائیل کے انبیاء کے مقابلہ میں اپنی امت کے علماء کو رکھا ہے۔ اور آپ کی امت میں جو نبی آیا اسے خدا تعالےٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا۔ یعنی تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ قرار دیا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل ہونے کی وجہ سے آپ کو سابقہ انبیاء کے کمالات عطا کئے گئے۔

اس تقریر پر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی اور اجلاس برخاست ہوا۔

۲۷ دسمبر کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس ۱۰ بجے صبح بصدارت جناب پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے کی۔ اور نظم جناب مولوی ذو الفقار علی خانصاحب گوہر نے "محوری طاقتوں سے خطاب" کے موضوع پر سنائی۔ یہ نظم بعد میں شائع کی جائے گی۔

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی تقریر

آپ نے "عقیدہ حیات مسیح ناصری کے نقصانات" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے اس عقیدہ کے کئی ایک نقصانات بیان کئے۔ آپ نے کہا اول یہ عقیدہ اللہ تعالےٰ کی شان اور اس کی صفات حسنہ کے منافی ہے۔ اس طرح کہ جب یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ ایک انسان زندہ آسمان پر خدا کے پاس بیٹھا ہے۔ اور وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا نعوذ باللہ محدود ہے۔ کیونکہ جب تک خدا کو جسمانی وجود تسلیم نہ کیا جائے۔ مسیح کا جسمانی رفع تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہ عقیدہ خدا تعالےٰ کی قدرت کے بھی منافی ہے۔ کیونکہ قدرت تو اس طرح ظاہر ہو سکتی تھی۔ کہ جب مفاسد زمانہ کی اصلاح کے لئے کسی مسیحا نفس کی ضرورت پڑتی تو خدا تعالےٰ امت محمدیہ میں سے بھیجتا۔ نہ کہ آسمان پر ایک مسیح کو سنبھال سنبھال کر رکھ لیتا جیسے غریب آدمی اپنے اچھے کپڑے بڑی احتیاط سے عید کے لئے رکھ لیتا ہے۔ بتاتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھنے والے خدا تعالےٰ کو قادر نہیں سمجھتے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ تو اس سے مسیح بن گیا دوسری دفعہ نہیں بن سکتا۔ پھر جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسیح بغیر کھانے پینے کے جسمانی طور پر آسمان پر زندہ ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی صفات میں مسیح کو شریک ٹھہراتے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وما جعلنا ھم جسداً لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین یعنی نبیوں کا جسم ایسا نہیں ہوتا۔ کہ وہ بغیر کھانے پینے کے زندہ رہ سکیں۔ پس جب وہ مسیح کو بغیر کھانے پینے کے آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ وہ مسیح کو صفات باری میں شریک ٹھہراتے ہیں۔ پھر اس عقیدہ سے خدا تعالےٰ کو نعوذ باللہ عاجز ماننا پڑتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ہر نبی کی خدا نے جب حفاظت کی۔ قوم کے اندر اعداء کے سامنے کی۔ مگر مسیح کی حفاظت کا وقت آیا۔ تو انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ گویا خدا نعوذ باللہ اس بات سے عاجز تھا۔ کہ دنیا میں رکھ کر مسیح کی حفاظت کر سکتا۔ پھر یہ کہنا۔ کہ کسی اور کو خدا نے مسیح کی شکل دے دی تھی جسے یہودیوں نے مصلوب کر دیا۔ یہ خدا پر بے انصافی کا الزام عائد کرنا اور اسے لوگوں کی گمراہی کا ذمہ دار قرار دینا ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے بھی منافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

سلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو مصیبت کے وقت غار ثور میں چھپے۔ مگر مسیح سے خدا کا یہ عجیب سلوک تھا۔ کہ انہیں آسمان پر اٹھا لیا اس میں یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید ہتک ہے۔ اور اسی بات کو پیش کر کے عیسائی کہا کرتے ہیں۔ کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا نے وہ سلوک نہ کیا۔ جو مسیح ناصری سے کیا تو معلوم ہوا کہ انہیں نبوت سے کوئی بالا مقام حاصل تھا۔ جو ابنیت ہے

غرض قاضی صاحب نے حیات مسیح کے نقصانات تفصیل کے ساتھ بیان کئے۔ اور آخر میں کہا اس عقیدہ نے مسلمانوں کی قوت عملیہ کو برباد کر دیا ہے۔ جب تک مسلمان حیات مسیح کے قائل رہیں گے۔ کبھی روحانی زندگی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اسلام کی فتح مسیح ناصری کی موت میں ہے۔

مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

قاضی صاحب کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری نے اس عنوان پر تقریر کی۔ کہ "مسئلہ ناسخ و منسوخ اسلام پر ایک شدید حربہ ہے" آپ نے بتایا کہ اسلام کی بنیاد قرآن کریم پر ہے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ ہے تو اسلام کی بنیاد متزلزل ہو جائیگی۔ درحقیقت جس طرح حیات مسیح کا عقیدہ مسلمانوں میں رائج رہا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دور کیا۔ اسی طرح یہ عقیدہ بھی مسلمانوں میں جاری رہا۔ یہاں تک کہ وہ موعود گھڑی آ گئی جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ فیصلہ تھا۔ کہ لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس وقت اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کو منجانب اللہ ماننے اور رکھنے والے در بارہ نسخ تین قسم کے ہیں۔ اول۔ نسخ جزوی کے قائلین جمہور۔ دوم نسخ کلی کے مدعی سوم نسخ کے مطلقاً منکر جنمیں بعض گزشتہ محققین اور جماعت احمدیہ بھی شامل ہے

جماعت احمدیہ کا اس بارہ میں جو عقیدہ ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل حوالجات سے واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

(۱) "خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

(۲) "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

مگر عجیب بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ جو قرآن کی شان اور اس کی عظمت ظاہر کرنیوالا ہے، مسلمانوں کی نگاہ میں اس قدر قابل اعتراض ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق رشید رضا صاحب المنار لکھتے ہیں۔ یمنعون النسخ فی الشریعۃ الاسلامیۃ فیتقربون بذالک الی الیہود (رسالہ المعرفت صفحہ ۵۱۳ بابت اکتوبر ۳۲ء) یعنی یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں۔ جماعت احمدیہ یہود کی مثیل ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ اس قدر خطرناک اور نقصان رساں ہے کہ عیسائیوں نے عقیدہ نسخ پیش کر کے قرآن کریم پر خطرناک حملہ کیا ہے۔ اور مسلمان اس حملہ کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔

پادری عماد الدین نے لکھا "جو آیات منسوخ ہوتی ہیں۔ وہ شیطانی باتیں ہیں۔ . . . اور یہ بھی ایک قوی دلیل ہے قرآن کے عدم کلام اللہ ہونے کی۔" (ہدایت المسلمین صفحہ ۳۲۹، ۳۳۰) مصنف رسالہ "منار الحق" لکھتا ہے۔ "پھر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا ناسخ آیتیں منسوخ آیتوں کے خلاف نہیں، اور منسوخ ناسخ کی ضد نہیں۔ پس اے مسلمانو تو کس لئے انکو متباین اور متضاد نہیں کہتا۔" (صفحہ ۸۸)

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ عیسائیت کا اسلام کے خلاف یہ اعتراض کتنا وزنی ہے۔ مگر افسوس کہ قائلین نسخ کے نزدیک یہ مسئلہ اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے۔ کسی شخص کے لئے قرآن کریم کی تفسیر کرنا جائز نہیں جبتک اسے ناسخ منسوخ کا علم نہ ہو۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ متقدمین میں سے بعض نے پانچ سو آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ بعض نے اکیس اور بعض نے صرف پانچ کو۔ البتہ مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ بھی گذرے ہیں جو نسخ کے قائل نہیں تھے جن میں سے ایک امام رازی تھے۔ اسی طرح ابو مسلم اصفہانی نسخ کے قائل نہیں تھے۔ چنانچہ علامہ شبلی لکھتے ہیں: "بہت سے مسائل میں ابو مسلم منفرد ہے چنانچہ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ ہونیکا وہ قطعاً منکر ہے۔ امام رازی تمام ان آیتوں کی تفسیر میں جن کو لوگوں نے منسوخ مانا ہے۔ ابو مسلم کا قول اور اس کی توجیہہ نقل کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ ان کے طرز بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ابو مسلم کی اس رائے کے ساتھ متفق ہیں۔" (علم الکلام شبلی صفحہ ۵۰)

عقیدہ نسخ کے متعلق آپ نے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ قائلین نسخ نے آیات میں منافات مان کر یا سمجھ کر آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ تمام آیات اپنے اندر لطیف معانی رکھتی ہیں آپ نے اسی ضمن میں آیت ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا کی تفسیر کی جسے عقیدۂ نسخ کی بنیاد سمجھا جاتا ہے اور قرآن کریم کی ان آیات کو پیش کر کے جن میں قرآن کریم کی اکملیت اور اس کے غیر مبدل ہونے کا ذکر ہے۔ اور جن کی تعداد اسّی کے قریب ہے۔ فرمایا کہ قرآن مجید کے نسخ کا خیال قرآنی نصوص کے صریح خلاف ہے۔ قرآنی شریعت ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اور بنی نوع انسان کی نجات اسکی ہر آیت اور اس کے ہر لفظ پر عمل کرنے میں ہے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی تقریر

مولوی صاحب کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے "ترقی احمدیت کے ذرائع" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ میں کوئی مقرر نہیں۔ کہ نہایت عمدہ مضمون آپ لوگوں کے سامنے پیش کر سکوں۔ مگر میں کوشش کروں گا۔ کہ اس اہم مضمون کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار حسب توفیق آپ کے سامنے کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ترقی ایک عربی کا لفظ ہے۔ اور اس سے مراد بلندی کی طرف جانا ہوتا ہے۔ اسلام یا احمدیت کی ترقی یا بالفاظ دیگر ہماری اور ہمارے واسطہ سے باقی دنیا کی ترقی کا راز اس بات میں پنہاں ہے۔ کہ

اوّل۔ ہم انسانی پیدائش کا مفہوم اپنی نظر کے سامنے رکھیں۔

دوم۔ نہ صرف خود اس پر چلیں بلکہ اپنے بھائیوں اولاد اور دیگر مخلوق کو بھی اس رستہ پر لائیں۔

سوم۔ اس بات پر یقین رکھیں کہ یہ مقصد خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے۔ اور خدا اپنے وعدہ کے مطابق ہر اس شخص کے ساتھ ہے۔ جو اس مقصد کے حصول کیلئے اپنی زندگی لگا دیتا ہے

چہارم۔ دعاؤں میں لگے رہیں۔ کیونکہ ہماری کوشش اور ہمارے ذرائع کچھ نہیں کر سکتے جب تک کہ خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہمارے شامل حال نہ ہو۔

پنجم۔ اپنے اندر اخوت پیدا کریں۔ اور اجتماعی اور منظم کوشش کریں۔

ششم۔ خلیفہ اور اپنے امراء کی اطاعت کریں۔ کیونکہ اسی میں برکت ہے۔

ہفتم۔ دنیا میں تبلیغ اسلام کریں۔ کیونکہ اس سے نہ صرف تم پر خدا کا فضل نازل ہوگا، بلکہ خدا تعالےٰ کی دوسری مخلوق بھی اس فضل میں شامل ہوگی۔ اور اس طرح تمہارے لئے دوہرا اجر ہوگا۔

ہشتم۔ صحیح طریق پر کوشش کریں۔ تاکہ ہماری کوشش کا کوئی حصہ بھی بے نتیجہ نہ جائے۔

نہم۔ اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔ کیونکہ اس سے ہمارا نفس پاک ہوگا۔ اور لوگ اس اثر سے خود بخود ہماری طرف کھچے آئیں گے۔

دہم۔ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری کوششوں کو بار آور کرے۔ ہمیں نیکی۔ تقویٰ اور اصلاح کی توفیق دے۔ ہماری اولادوں کے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو۔ اور وہ سچے دل سے خادم دین بنیں۔ اور یہ کہ تمام دنیا الٰہی دین پر جمع ہو کر فضلوں کی وارث بنے۔ اللّٰھم آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی یہ تقریر انشاء اللہ تعالیٰ مفصل شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ان تقاریر کے بعد ایک بجے اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد پونے تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حالاتِ حاضرہ پر اہم تقریر فرمائی۔ جس میں اور امور کے علاوہ حضور نے احباب جماعت کو "الفضل" اور سلسلہ کے دیگر اخبارات و رسائل کی زیادہ سے زیادہ خریداری بڑھانیکی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا اجلاس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر مسائلِ حاضرہ پر

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے۔ تلاوتِ قرآن کریم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضور کی ایک تازہ نظم جس کا عنوان "قبض و بسط" تھا پڑھ کر سنائی۔ پھر حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا چک نمبر ۹۹ شمالی کی مجلس کے لئے اس کے زعیم سلطان احمد صاحب کو دیا۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کر کے پونے تین بجے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ جو پونے سات بجے تک مسلسل چار گھنٹے جاری رہی۔ اور ہزاروں کے مجمع نے نہایت توجہ و انہماک کے ساتھ سنی۔ یہ تقریر انشاء اللہ جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۲۸ ردسمبر کا پہلا اجلاس

۲۸ ردسمبر کا پہلا اجلاس زیر صدارت آنریبل چوہدری نواب محمد دین صاحب شروع ہوا۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مطیع اللہ صاحب قریشی نے نظم پڑھی۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

سب سے پہلی تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق" کے موضوع پر تھی۔ آپ کا گلا چونکہ خراب تھا۔ اس لئے آپ کا لکھا ہوا مضمون ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے پڑھا آپ نے قرآن کریم کی سورہ کہف۔ سورہ مریم۔ اور سورہ طٰہٰ سے بالوضاحت وہ پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ جن میں اس زمانہ کی ہولناک جنگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور یاجوج ماجوج کی لڑائیوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

جناب شاہ صاحب کے بعد صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں احمدیہ جماعت کی ترقی کے متعلق" پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ کہ احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ نظام ہر شعبۂ زندگی پر حاوی ہے۔ اور احمدیت کو دنیا میں سیاسی۔ علمی۔ اقتصادی روحانی۔ غرضیکہ ہر قسم کا غلبہ حاصل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان غلبوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو آپ نے پیش فرمایا۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

صاحبزادہ صاحب کے بعد آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے "اسلامی نقطۂ نگاہ سے تمدنی مشکلات کا حل" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا۔ کہ آج کی تقریر میں میں اسلامی نظام کے معاشرتی حصہ کے متعلق بیان کروں گا۔ تقریر شروع کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اسلام نے جو معاشرتی و تمدنی ہدایات دی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ انسانوں کے مختلف طبقات میں باہمی صلح۔ ہمدردی اور اخوت کے جذبات پیدا ہوں۔ اور وہ آسانی کے ساتھ ایک دوسرے سے مل سکیں۔ اور سوسائٹی ایک جسم کے اعضاء یا ایک خاندان کی مانند ہو جائے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے اسلام نے جو تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ ان کا وقت کی گنجائش کے لحاظ سے آپ نے مختصر ذکر کیا۔ یہ تقریر بھی انشاء اللہ مفصل شائع کی جائے گی۔

مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کی تقریر

جناب چوہدری صاحب کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ نے "خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بالتفصیل بتایا۔ کہ قرآن کریم۔ احادیث۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات۔ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کے ارشادات اور صدر انجمن احمدیہ کے رویّہ کے خلاف غیر مبائعین کا موجودہ طریقِ عمل ہے۔ تمہیدی طور پر آپ نے اسلام میں امیر اور اس کی اطاعت کی اہمیت بھی تفصیلاً بیان کی۔ آپ کی تقریر کے بعد اجلاس اول نماز ظہر و عصر کیلئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جمع کر کے پڑھائیں۔ اور اسکے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا

دوسرا اجلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوسری تقریر علمی موضوع "سیر روحانی" پر

۲۸ دسمبر ظہر و عصر کی نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور اڑھائی بجے حضور جلسہ گاہ میں تشریف لائے مجمع نے بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ تلاوت قرآن کریم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی اس کے بعد حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تقریر شروع کرنے سے قبل اعلان فرمایا۔ کہ کل ٹھیک نو بجے اسی جگہ عید کی نماز ادا کی جائے گی۔ عید گاہ تو دوسری جگہ ہے۔ مگر مجھے کہا گیا ہے۔ کہ وہاں آج کی تقریر کے بعد فوراً لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہونا مشکل ہے۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ نماز عید اسی جگہ ادا کی جائے۔ کیونکہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر دوستوں تک آواز نہیں پہنچ سکتی۔

اس کے بعد حضور نے گزشتہ روز کی تقریر کے سلسلہ میں چند امور اور بیان فرمائے۔ اور پھر "سیر روحانی" کے موضوع پر علمی تقریر شروع فرمائی۔ جو اڑھائی بجے سے شروع ہو کر ساڑھے سات بجے تک مسلسل پانچ گھنٹے جاری رہی۔ یہ تقریر بھی تمام مجمع نے پورے انہماک کے ساتھ سنی۔ حتّٰی کہ بعض غیر مسلم معزز احباب بھی آخر تک نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔

تقریر ختم کرنے کے بعد حضور نے ان احباب کا ذکر فرمایا۔ جو مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ مگر انہوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ دعا کی درخواست کی۔ اور پھر مجمع سمیت دعا فرمائی اس کے بعد اعلان فرمایا۔ کہ اب جلسہ ختم ہوتا ہے۔ جو احباب جانا چاہیں۔ وہ جا سکتے ہیں۔

خواتین کے جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ مردانہ جلسہ کی تقریریں سننے کا انتظام تھا۔ جہاں خواتین نے حضور کی دونوں تقریریں شروع سے لے کر آخر تک سنیں۔ اور آخری دعا میں شریک ہوئیں۔

جلسہ سالانہ ۱۳۲۰ ہش کے اہم اور ضروری کوائف!

امسال جلسہ سالانہ کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے (۱) اندرون قصبہ (۲) محلہ دارالعلوم (۳) محلہ دارالفضل۔ دارالعلوم کے لنگر سے محلہ دارالرحمت کے مہمانوں کیلئے بھی کھانا مہیا کیا جاتا اور دارالفضل کا لنگر خانہ محلہ دارالبرکات اور دارالسعت کے مہمانوں کے علاوہ ملحقہ دیہات یعنی بھینی اور کھارا میں قیام کرنے والے مہمانوں کیلئے بھی کھانا مہیا کرتا۔ لنگر خانہ اندرون قصبہ سے ناصر آباد۔ دارالانوار۔ ننگل۔ قادر آباد کے مہمانوں کو کھانا مہیا کیا گیا۔ اندرون قصبہ میں ۳۶۔ دارالفضل میں ۲۱۔ اور دارالعلوم میں ۴۲ تنوروں پر شب و روز روٹیاں پکتی رہیں۔ عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب تھے۔ ان کے ماتحت اندرون قصبہ میں ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب دارالعلوم میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور دارالفضل میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظم تھے۔ ان کے ساتھ متعدد نائب اور پھر ان کے ماتحت بہت سے معاون کام کرتے تھے۔

سپلائی و سٹور

ہر سہ نظامتوں کے علاوہ ناظر صاحب ضیافت کی امداد کے لئے ایک چوتھی نظامت سپلائی و سٹور تھی۔ جس کے ناظم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اور نائب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل تھے۔ یہ نظامت تمام ضروری اشیاء بروقت مہیا کرنے کی ذمہ دار تھی۔

پہرہ کا انتظام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قصر خلافت میں نیز ملاقات کے موقعہ پر پہرہ کے انچارج میاں غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لوکو ورکشاپ لاہور تھے۔ ان کے معاون شمس الدین صاحب پٹ ور۔ چوہدری عبد القادر صاحب۔ مرزا ارشد بیگ صاحب۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب اور چوہدری محمد عبد اللہ صاحب تھے سٹیج پر نیز راستہ میں حفاظت کے انتظامات کے انچارج جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء تھے۔ ان کے معاون صاحبزادہ محمد طیب صاحب۔ چوہدری عبد العزیز صاحب چوہدری انور حسین صاحب وکیل۔ سردار کرم داد خاں صاحب اور خان میر خانصاحب تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جانے اور واپس تشریف لانے کے وقت پہرہ کا انتظام بھی انہی کے سپرد تھا۔ احمدیہ کور کے والنٹیر بھی اس کام میں ان کے مددگار تھے۔

طبی انتظام

حسب دستور نور ہسپتال دن رات کھلا رہا۔ ایک ڈاکٹر اور دو کمپونڈر ہر وقت موجود رہتے انچارج جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب تھے ان کے ساتھ مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب اور مکرم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب بھی کام کرتے رہے بورڈنگ تحریک جدید شرقی گیٹ پر بھی ایک ڈسپنسری کھولی گئی تھی جس کے انچارج خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب تھے۔ اسی طرح بورڈنگ احمدیہ سکول میں بھی ایک ڈسپنسری تھی جس کے انچارج کیپٹن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تھے۔ افسوس ہے کہ جلسہ کے دوران میں شکار ماچھیاں کے ایک احمدی کی تین سالہ بچی جو گھر سے بعارضہ نمونیہ بیمار لائی گئی تھی فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ایک اور دوست علی اصغر صاحب ہاشمی کلرک محکمہ نہر غامبور کار کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ دائیں پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ آپ نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مہمانوں کی تعداد

اس سال احباب کے تشریف لانے میں کئی قسم کی غیر معمولی روکاوٹیں حائل تھیں۔ بہت سے دوست جنگی خدمات کے سلسلہ میں ہندوستان سے باہر چلے گئے ہیں۔ اور بہت سے جو مختلف محکموں میں کام کر رہے ہیں ان کو رخصتیں حاصل ہونی مشکل تھیں پھر قحط سالی اور اس پر ریلوے کی طرف سے کرایوں کی رعایت کے طریق کی تنسیخ یہ سب باتیں ایسی تھیں کہ جن سے اجتماع کے کم ہونے کا اندیشہ تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۸ دسمبر کی شام کو کھانے کی پرچیوں کے حساب

مہمانوں کی تعداد ۲۷۲۰۹ تک پہنچ گئی۔ جو گذشتہ سال کی اسی تاریخ کی تعداد کے مقابلہ میں کچھ ہی کم ہے۔ اس سال پرچیوں کے اجراء میں بہت کفایت شعاری سے کام لیا گیا۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ کوئی مقامی آدمی یا کارکن اس تعداد میں شمار نہ ہو۔ ۲۸ دسمبر کو جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ میں حاضری کا اندازہ ۴۰ ہزار کے قریب لگایا گیا۔ چونکہ قریب کے دیہات کے بہت سے لوگ جلسہ کے بعد اپنے گھروں کو چلے جاتے اور مقامی احمدیوں کی تعداد کھانے کی پرچیوں میں شامل نہیں ہوتی۔ اس لئے جلسہ گاہ اور کھانے کی پرچیوں کی تعداد میں فرق ہونا ضروری ہے۔

ریلوے کے انتظامات

ریلوے کی طرف سے حسب معمول اچھا انتظام کیا گیا۔ روزانہ پانچ گاڑیوں کے علاوہ جنہیں بہت بڑا کر دیا گیا تھا۔ باوجود گاڑیوں کی قلت کے کئی سپیشل گاڑیاں بھی چلائی گئیں۔ چونکہ اب کے واپسی رعایتی ٹکٹ جاری نہیں کئے گئے۔ اسلئے سٹیشن کے علاوہ شہر میں بھی ٹکٹ گھر کھولا گیا مہمانوں کی آمد کے ایام میں ملک اسلم حیات خان صاحب ٹریفک انسپکٹر اور واپسی کے وقت یورپین ڈویژنل ٹریفک انسپکٹر صاحب موجود تھے۔ جنہوں نے مہمانوں کی سہولت اور آرام کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔ ریلوے پولیس نے بھی جس کے انچارج حوالدار محمد اقبال صاحب تھے مہمانوں کے متعلق اپنے فرائض عمدگی سے ادا کئے۔

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور بعض اور اصحاب کی تقریریں

۲۶ دسمبر سات بجے شب مسجد اقصیٰ میں بصدارت جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے آف بھاگلپور جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بعنوان "دنیا کے موجودہ نازک حالات میں ہمارا فرض"۔ انگریزی زبان میں ایک تقریر کی۔ اس کے بعد "تاریخ تصوف" پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ نے۔ "فرقہ ہائے اسلام" پر مولوی ابوالعطاء صاحب نے اور "جمع حدیث" پر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے تقریریں کیں۔

خواتین کا جلسہ

۲۶ تا ۲۸ خواتین کا جلسہ زنانہ جلسہ گاہ میں ہوتا رہا جن میں بعض خواتین نے بھی تقریریں کیں

اور مردانہ جلسہ کے پروگرام سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی تقریروں کے علاوہ اور تقریریں بھی سنی گئیں۔ اس جلسہ کی کسی قدر مفصل روئیداد انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔

تبلیغی کانفرنس

۲۸ دسمبر ساڑھے نو بجے شب بصدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مسجد اقصیٰ میں تبلیغی کانفرنس ہوئی جس میں بعض جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹری شریک ہوئے۔ جناب ناظر صاحب نے تقریر کی۔ جس میں تبلیغ احمدیت پر زور دینے کی تاکید فرمائی۔ بعض دوسرے اصحاب نے مفید تجاویز پیش کیں۔

لوائے احمدیت

اس سال بھی لوائے احمدیت جلسہ گاہ میں سٹیج کے شمال مشرقی جانب بلند پول پر جلسہ کے ایام میں لہراتا رہا۔ اور خدام الاحمدیہ اس کے اردگرد پہرہ پر کھڑے رہے۔

خدام الاحمدیہ کا کیمپ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جلسہ کے قریب اپنا کیمپ قائم کیا۔ جہاں ان کا جھنڈا لہراتا رہا۔ اور انہوں نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ ان کی کارگذاری کی مفصل رپورٹ آئندہ درج کی جائیگی۔ غرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اور احباب نے ثابت کر دیا۔ کہ ان کے اخلاص کے مقابلہ میں دنیوی روکیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

جلسہ میں کام کرنیوالوں کی تعداد کا اندازہ

جیسا کہ دوسری جگہ بیان کیا گیا ہے۔ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کا انتظام تین مقامات پر تھا۔ محلہ دارالعلوم کے لنگر خانہ کے دفتر سے رپورٹر الفضل نے کھانا تیار کرنے والوں کی تعداد معلوم کی تو اُسے بتایا گیا۔ کہ اس لنگر خانہ میں ۳۴۲ آدمی روزانہ کام کر رہے ہیں۔ دوسرے دو لنگر خانوں میں کام کرنیوالوں کی تعداد کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ صرف ایک صیغہ کے کارکنوں کی تعداد ہے۔ اور بھی کئی صیغے تھے۔ جن میں سینکڑوں اصحاب کام کرتے رہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ ماہ فتح ۱۳۲۰ ھش کو مسجد مبارک میں خواجہ محمد عبد الغنی صاحب بی۔ اے لاہور کا نکاح محمودہ اختر صاحبہ بنت خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ سے بعوض ایک ہزار دو پیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے (مرزا رحمت اللہ لاہور)

لوئی کی تلاش

سرمئی ایک لوئی بالکل نئی سیاہ رنگ جس کے کنارے سرخ رنگ کے تھے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جماعت سیالکوٹ کے کمرہ سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو۔ یا اس کا علم ہو۔ وہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔

خاکسار عنایت اللہ اگریکلچرل اسسٹنٹ میانوالی

ناموں کی تبدیلی

۱۔ عرصہ ہوا سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے میرا نام تبدیل کر دیا ہے۔ اور نبی بخش کی بجائے عطاء اللہ تجویز فرمایا ہے۔ لہذا آئیندہ تمام دوست مجھے اسی نام سے یاد فرمادیں۔

عطاء اللہ عرف نبی بخش سکرٹری انجمن احمدیہ

اجمیر ضلع ہوشیارپور

۲۔ کمترین کا لڑکا اجمیر ضلع ہوشیارپور کے پرائمری مدرسہ میں تعلیم پاتا ہے۔ اُسکا نام رجسٹر میں سوہن سنگھ درج ہے اسکی بجائے آئندہ ساون سنگھ کے نام سے اسے یاد فرمایا جاوے۔

بسنت سنگھ ولد بیوں قوم ترکھان

رام گڑھیا سکھ سکنہ موضع باجوے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور - ۲۹ر دسمبر - ریڈیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پیراک کے مورچہ پر ہماری فوجیں [illegible]ن سے اپو کے جنوب میں لڑ رہی ہیں - ممکن ہے اپو پر دشمن کا قبضہ بھی ہو چکا ہو - ہماری فوجوں نے اسے خالی کر دیا تھا - لنڈن سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی - یہ شہر ملایا میں ٹین کا اہم تجارتی مرکز ہے - ملایا میں لازمی بھرتی کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے - جاپانی فوجوں کے سماٹرا میں اتر پڑنے کی وجہ سے سنگاپور کو جنوب کی طرف سے بھی سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے - سنگاپور کے چینی باشندوں کے ذمہ خندقیں کھودنے کا کام لگایا گیا ہے - جاپانیوں کو ملایا میں کمک پہنچ گئی ہے - اور وہ سنگاپور کی طرف بڑھ رہی ہیں -

لنڈن - ۳۰ر دسمبر - اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جاپانی فوجوں نے شمالی بورنیو میں سراوک کے صدر مقام کوچنگ پر قبضہ کر لیا ہے - برطانی فوجوں نے پسپائی کے وقت اس جزیرہ کے تیل کے چشمے تباہ کر دیئے -

سنگاپور - ۲۹ر دسمبر - جاپانی فوجیں منیلا کا محاصرہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں - اور خلیج لنگائن [illegible] فوجیں [illegible] نے کی کوشش میں ہیں - انہوں نے فلپائن کے جزیرہ لوزان پر ہوائی اڈے قائم کر لئے ہیں - اور جنوبی لوزان پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں - جنوبی لوزان میں مزید جاپانی فوجیں اتر آئی ہیں -

واشنگٹن ۲۹ر دسمبر - فلپائن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے - کہ دشمن کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے امریکن کمانڈر نے حفاظتی لائن کو محدود کر دیا ہے - دشمن کو برابر کمک پہنچ رہی ہے - اور اس نے بحری جہازوں سے ٹینک - رسالہ اور پیادہ ڈویژن اتار دیئے ہیں - جاپانی فوجیں نئے ہتھیاروں سے مسلح ہیں -

واشنگٹن ۳۰ر دسمبر - محکمہ جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جاپانیوں کو فلپائن میں ٹینکوں اور توپوں کی زبردست کمک پہنچ گئی ہے - جاپانی یہاں جرمن ساخت کے ٹینک استعمال کر رہے ہیں -

لنڈن - ۳۰ر دسمبر - اتوار کے روز جب سنگاپور ریڈیو سے فوجوں کے لئے ایک خاص پروگرام براڈکاسٹ کیا جا رہا تھا - تو جاپانیوں نے اسے جام کر دیا -

لنڈن - ۳۰ر دسمبر - برطانی بیڑے کے ایک دستہ نے جس کے ساتھ ہوائی جہاز دستہ کی مدد بھی تھی - ناروے کے ایک جزیرہ واگو پر جو ٹرانیم اور برگن کے درمیان واقع ہے - فوجیں اتار دیں - جرمنوں نے شدید مقابلہ کیا - اور پانچ گھنٹوں تک شہر کی گلیوں اور بازاروں میں لڑائی ہوئی - جرمن فوج کی تعداد دو سو کے قریب تھی - جو ہلاک ہو گئی - اور یا گرفتار - ہماری فوجوں نے تمام صنعتی کارخانوں کو بارود سے اڑا دیا - اور ہوائی اڈہ تباہ کر دیا - ایک اور جزیرہ پر بھی چھاپہ مارا گیا - وائرلیس سٹیشن - چار توپوں - اور چار طیاروں کو تباہ کر دیا گیا - یہاں کے جرمن ایجنٹ بھی گرفتار کر لئے گئے -

لنڈن ۲۹ر دسمبر - برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے موسیو سٹالن سے ملاقات کی - انہیں روس کے محاذ جنگ پر لے جایا گیا - آپ نے تمام حالات کا معائنہ کیا - اور روسی افسروں کے علاوہ عراق - ایران اور ترکی کے برطانی قونصلوں نیز مشرق وسطیٰ کے فوجی افسروں سے بات چیت کی - اور لنڈن واپس آ رہے ہیں -

واشنگٹن ۳۰ر دسمبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے منیلا کی قلعہ بندیوں پر حملے کئے - اور دو گھنٹے بم باری کی - مگر زیادہ نقصان نہ پہنچا سکے - لنگائن میں کسی خاص لڑائی کی خبر نہیں آئی - جاپانی فلپائن میں بہت زور لگا رہے ہیں - اگر یہاں ان کا قبضہ ہو جائے - تو سنگاپور کو امریکن امداد نہ پہنچ سکے گی - امریکہ کے لئے کئی مشکلات ہیں - لیکن ان پر قابو پایا جا رہا ہے -

چنکنگ ۲۹ر دسمبر - جاپان نے ہانگ کانگ کو چین کی نانکن گورنمنٹ کے سپرد کر دیا ہے - جو جاپان کی ڈمی حکومت ہے - اس کا ایک حصہ براہ راست جاپانی فوج کے کنٹرول میں رہیگا - برطانی خفیہ ریکارڈ ہتھیار ڈالنے سے قبل نکال لیا گیا تھا -

قاہرہ - ۲۹ر دسمبر - مشرق وسطیٰ کے برطانی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل رومیل کی فوجوں نے کل جیدابیا کے رقبہ میں زبردست جوابی حملہ کیا - جو ناکام بنا دیا گیا ہے -

سنگاپور ۲۹ر دسمبر - آج رات ریڈیو سے ایک براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے - کہ جب تک امریکن فوجیں شمالی بحرالکاہل میں نہیں پہنچتیں - جاپانیوں کو کسی مقام پر روکنا مشکل ہے - ملایا کی صنعتی دولت کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے -

بٹاویہ ۳۰ر دسمبر - ڈچ ایسٹ انڈیز کے ساحل کے پاس جاپان کے جنگی جہاز نقل و حرکت کرتے دیکھے گئے ہیں - بلکہ کئی مقامات پر بم باری کی گئی ہے -

لزبن - ۳۰ر دسمبر - روسی محاذ پر لڑنیوالی تمام فرانسیسی اور ہسپانوی فوجیں واپس آگئی ہیں -

بارڈولی - ۳۰ر دسمبر - کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ گاندھی جی سے لیڈری کی ذمہ واری لے لی ہے - ایک اور ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ کانگرس کی پالیسی آئندہ وہی ہو گی - جو ستمبر ۱۹۴۰ء میں مقرر کی گئی تھی -

لنڈن ۳۰ر دسمبر - آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو مسٹر چرچل کی طرف سے ایک اہم پیغام بھیجا گیا ہے - جو آسٹریلیا کے دفاع کے سلسلہ میں بڑا اہم ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحرالکاہل میں امریکہ اور برطانیہ کے دفاع کی کوئی اہم سکیم مرتب ہو چکی ہے -

سنگاپور ۳۰ر دسمبر - سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے مشرقی ملایا میں کوآنٹن کے مقام پر حملہ کیا - اس سے زیادہ لڑائی کی اور کوئی خبر نہیں آئی - ہوائی حملہ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا - کل سویرے مشرقی ملایا میں ایک ہوائی اڈہ پر بھی ہوائی حملہ ہوا - مگر اس میں بھی نقصان بہت کم ہوا - سنگاپور پر ایک رات میں دشمن کے ہوائی جہازوں سے چار حملے کئے - مگر صرف چار آدمی زخمی ہوئے - گھاس پھوس کے چند جھونپڑے جل گئے - اور پٹرول کے بعض ذخائر میں بھی آگ لگ گئی - کل برطانی طیاروں نے دیکھ بھال کیلئے نہایت کامیاب پرواز کی - خشکی پر لڑائی کی حالت میں کوئی ادل بدل نہیں ہوا -

منیلا ۳۰ر دسمبر - یہاں سے آج جو اعلان کیا گیا ہے - وہ بہت چھوٹا ہے - اتنا چھوٹا اعلان پہلے کبھی نہیں ہوا - اس میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ کوئی قابلِ ذکر لڑائی نہیں ہوئی -

قاہرہ - ۳۰ر دسمبر - ایک خبر سے معلوم ہوا کہ سیرینیکا میں ایک اور خوفناک لڑائی ہونے والی ہے - جو شاید آخری اور فیصلہ کن ہو گی - برلین سے بھی کہا گیا ہے کہ لیبیا کی لڑائی ایک خطرناک دور میں داخل ہو رہی ہے - اس وقت جرمن فوجوں کے ایک طرف جیدابیا کی مشرقی پہاڑیاں ہیں - اور دوسری طرف سمندر ہے - برطانی فوجیں جنوب کی طرف سے ان پر حملہ کی تیاری کر رہی ہیں - کہا جاتا ہے - کہ جنرل رومیل جیدابیا میں لڑنے کی کوشش کرے گا - برطانی طیاروں نے ٹریپولی اور زورالا پر بم باری کی - ایتھنز پر بھی ہوائی حملے کئے گئے -

مدراس ۳۰ر دسمبر - گورنر کے فنڈ سے مزید چار لاکھ روپیہ ہوائی وزارت کو بھیجا گیا ہے - اس سے مدراس سکواڈرن کیلئے ہوائی جہاز خریدے جائیں گے -

لنڈن ۳۰ر دسمبر - کل جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر جو ہوائی حملہ کیا - وہ گذشتہ کچھ عرصہ کے حملوں کی نسبت زیادہ سخت تھا - زیادہ تر زور شمال مشرقی کنارے کے علاقہ پر تھا - مگر ان میں معمولی نقصان ہوا - تین جرمن طیارے گرا لئے گئے -

لاہور ۳۰ر دسمبر - سر سکندر حیات خان صاحب نے مشرق وسطیٰ کے برطانی کمانڈر انچیف کو ایک تار ارسال کیا تھا - جس میں برطانی فوجوں کے ہاتھ پر لیبیا کی دوبارہ تسخیر پر مبارکباد دی گئی تھی - اس کے جواب میں جنرل آکن لک نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لیبیا میں ہندوستانی فوجوں نے ایسے کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں کہ ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے - سر سکندر حیات خان نے لکھا تھا - کہ اپنے بھائیوں کی اہم خدمات پر ہم جتنا بھی فخر کریں بجا ہے *

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی -